بسم اللہ الرحمن الرحیم　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　و علی عبدہ المسیح الموعود

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref ________　　　تاریخ/Date ________

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم اسوۂ جود و سخا کی روشنی میں آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کا دل آویز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 ؍جون 2026ء (12 ؍احسان 1405 ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ کی آیت 275 اور سورۃ الذّاریات کی آیت 20 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پہلی آیت جو مَیں نے پڑھی ہے وہ سورۃ البقرہ کی ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جو لوگ اپنے مال رات اور دن پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لیے اُن کے ربّ کے پاس اُن کا اجر محفوظ ہے اور نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

دوسری آیت سورۃ الذّاریات کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اُن کے مالوں میں مانگنے والوں کا بھی حق تھا اور جو مانگ نہیں سکتے تھے اُن کا بھی حق تھا۔

آج مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جود و سخا کے اسوے کے متعلق کچھ روایات بیان کروں گا۔ ان روایات سے پتا چلتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنا عمل کیا تھا اور آپؐ نے کس طرح بار بار مومنوں کو اس حوالے سے توجہ دلائی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ضرورت مندوں کی ضروریات پورا کرنے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس طرف نہ صرف اپنے ارشادات سے بلکہ اپنے عملی نمونے سے بھی بہت توجہ دلائی ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے کہ اے اللہ! مَیں بخل سے، سستی سے، بدترین عمر سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اسی طرح حضرت انس سے ہی روایت ہے کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے کہ

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔ یعنی: اے اللہ! مَیں تیری پناہ لیتا ہوں فکر اور غم سے، عاجزی اور سستی سے اور بزدلی اور کنجوسی سے اور قرضے کے زیادہ ہونے سے اور لوگوں کے غلبے سے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے متعلق آپؐ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تھیلی کا منہ باندھ کر نہ رکھا کرو ورنہ تم سے روک لیا جائے گا۔ فرمایا: گنتے نہ رہا کرو، ورنہ اللہ بھی گن گن کر دے گا۔

فرمایا: سخاوت کرنے والا اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دُور ہے۔ جبکہ بخیل اللہ سے جنت سے لوگوں سے دُور ہے لیکن آگ کے نزدیک ہے۔ جنت میں دھوکا باز، بخیل اور احسان جتانے والا داخل نہ ہوگا۔ مومن سادہ لوح اور سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکا دینے والا اور رذیل ہے۔

ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابنِ آدم! تیرا اپنی ضرورت سے زائد مال خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ تیرا اُس کو روک رکھنا تیرے لیے برا ہے، بقدرِ ضرورت روک رکھنے پر ملامت نہیں کی جائے گی۔ تُو اس سے شروع کر جس کی پرورش تیرے ذمہ ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت بلالؓ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس کھجور کی ایک ڈھیری جمع تھی جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے مہمانوں کے لیے جمع کر رکھی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت بلالؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اس ذخیرے پر جہنم کی گرم لپیٹ آپہنچے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے بلال! خرچ کرتے چلے جاؤ۔ خدائے ذوالعرش کے ہوتے ہوئے فقر وفاقہ سے مت ڈرو۔

ایک موقعے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مَیں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہے۔

جود وسخا کی صفت آپؐ میں بعثت سے قبل بھی پائی جاتی تھی، جس کی گواہی ہم حضرت خدیجہؓ کے اس بیان میں پڑھتے ہیں جو پہلی وحی کے موقعے پر انہوں نے دی تھی۔

آپؓ نے فرمایا تھا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ بخدا! اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، عاجز کا بوجھ اٹھاتے ہیں، وہ نیکیاں کرتے ہیں جو معدوم ہو چکی ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ دو عادتیں مومن میں نہیں ہوسکتیں ایک بخل اور دوسری بد خُلقی۔ فرمایا ظلم سے بچو...... بخل

اور حرص سے بچو یقیناً بخل نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا تھا۔ کسی بندے کے دل میں حرص و بخل اور ایمان اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھی، لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سب سخاوت کرنے والوں سے زیادہ سخاوت کرنے والا ہے اور مَیں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والا ہوں۔

روایات میں مذکور ہے کہ آنحضور ﷺ رمضان میں بہت زیادہ سخاوت فرمایا کرتے اور خیر و بھلائی میں آپؐ تیز آندھی سے بھی زیادہ تیز ہو جایا کرتے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس تہامہ کے پہاڑوں کے برابر سونا ہوتا تو مَیں وہ سب تم میں تقسیم کر دیتا اور تم مجھے جھوٹا یا بخیل نہیں پاؤ گے۔ فرمایا کہ مَیں پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تیسری رات گزر جائے کہ اُس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچ جائے، سوائے اُس کے جو مَیں نے قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑا ہو۔

فرمایا: جو بہت مالدار ہیں اور ضرورت مندوں پر خرچ نہیں کرتے وہی قیامت کے دن بہت نادار ہوں گے۔

ایک شخص نے آنحضور ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بھی بکریاں تھیں سب مانگ لیں۔ آپؐ نے اسے وہ سب عطا فرما دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا کہ اے میری قوم! ایمان لے آؤ! خدا کی قسم! محمد (ﷺ) تو اتنا دیتے ہیں کہ غربت کا ڈر نہیں رہتا۔

بعض اوقات کوئی شخص صرف دنیا کی خاطر بھی اسلام قبول کرتا تو اسے اسلام دنیا و مافیہا سے بڑھ کر محبوب ہو جاتا۔

آنحضورؐ آنے والے کل کے لیے کوئی شئے بچا کر نہ رکھتے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور جلدی سے گھر تشریف لے گئے اور پھر باہر تشریف لائے۔ پوچھنے پر فرمایا کہ مَیں صدقے کے مال میں سے سونے کا ایک ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا۔ مَیں نے پسند نہ کیا کہ یہ رات بھر میرے پاس موجود رہے اس لیے مَیں نے اسے تقسیم کر دیا۔

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپؐ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ مَیں نے سمجھا کہ کسی تکلیف یا درد کی وجہ سے ایسا ہو گا۔ مَیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ کیا یہ کسی تکلیف کی وجہ سے ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں! بلکہ اُن سات دیناروں کی وجہ سے ہے جو ہمارے پاس شام کو آئے تھے اور رات گزر گئی اور ہم نے انہیں خرچ نہیں کیا۔ مَیں انہیں بستر کے کونے میں بھول

گیا تھا جب مجھے یاد آیا تو مجھے سخت تکلیف ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی یہ حالت تھی کہ آپ کے پاس جو کچھ ہوتا وہ سخاوت کر دیا کرتے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہت حیا والے تھے۔ جب بھی آپؐ سے کچھ مانگا جاتا آپؐ عطا فرما دیتے۔ آپؐ عطا کرنے کے لحاظ سے سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔

ایک دفعہ آپؐ کے پاس ستّر ہزار درہم آئے۔ یہ مال ایک چٹائی پر رکھا گیا۔ آپؐ یہ مال تقسیم کرنے کے لیے کھڑے ہوئے کوئی سوالی ایسا نہ آیا جسے آپؐ نے خالی ہاتھ واپس کیا ہو یہاں تک کہ آپؐ نے سارا مال تقسیم فرما دیا۔

حضرت عثمانؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انگور کا ایک خوشہ بطور ہدیہ کے پیش کیا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ کھجوروں کا ایک خوشہ تھا۔ پہلے ایک جگہ انگور ہے، ایک جگہ کھجور ہے۔ بہر حال کہتے ہیں پھر ایک سائل آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اُسے دے دیا۔ پھر حضرت عثمان نے اسے ایک درہم میں خرید لیا، وہ خوشہ جو تھا آپ لائے تھے، کوئی خاص قسم کا ہوگا، کھجور اچھے ہوں گے۔ آپ نے ایک درہم میں اُس سے خرید کے، اس سائل سے، دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت پیش کر دیا۔ پھر وہ سائل دوبارہ آ گیا تو اسے آپؐ نے پھر دے دیا اسے۔ اور اسی طرح یہ معاملہ تین مرتبہ ہوا۔ حضرت عثمان خریدتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتے تھے، وہ آ کر دوبارہ مانگتا تھا پھر آپؐ اُس کو دے دیتے تھے۔ بالآخر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی سے اُس مانگنے والے کو فرمایا: اے فلاں! کیا تم سائل ہو یا تاجر! تم مانگنے آئے ہو۔ سوالی اس طرح تو نہیں کرتے، تم تو درہم بھی کمائی جا رہے اور یہ تجارت کر رہے ہو تم۔ آپؐ نے انکار نہیں کیا، لیکن بڑے حکیمانہ رنگ میں نصیحت فرمائی کہ یہ عمل مناسب نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے حوالے سے حضرت زید بن سعنہؓ کے قبولیتِ اسلام کا واقعہ بیان کرنے کے بعد سیدنا حضور انور نے فرمایا: یہ ہے آپ کا حسنِ خلق کہ نہ صرف قرض لے کر ایک قوم کو بھوک سے نجات دلوائی بلکہ اپنے اخلاق سے ایک یہودی عالم کو بھی مسلمان بنالیا۔ اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد وبارك وسلم انك حميد مجيد۔

★...★...★

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔